سلطان محمد تپار بن ملک شاہ
نورین خان

ملک محمد تپار بن سلطان ملک شاہ اول

تحریر

نورین خان

m

ملک محمد تپار بن سلطان ملک شاہ اول

ملک محمد تپار

ملک محمد تپار ایک ایسا سلجوق سلطان تھا جس نے بازنطینیوں کے خلاف توحید کا جھنڈا بلند کیا مگر وزیر نظام الملک اور سلطان ملک شاہ کے یکے بعد دیگرے موت کے نتیجے میں 1092ء میں ہونے والی فسادات اور تخت کے لئے جدوجہد سے عظیم سلجوقی ریاست ہل گئی اور ناقابل تلافی نقصان پہنچا سلجوق سلطنت کو اس پر آشوب حالات میں ملک تپار ہی وہ شخص تھا جس نے قومی اتحاد کو دوبارہ قائم کیا جس کو خاندان کے اندورنی ارکانوں نے تخت کے لئے شروع ہونے والی جدوجہد اور اندرونی سازشوں نے مکمل تباہ کر دیا تھا اور طویل عرصے تک ان سازشوں اور پر تشدد کاموں کی وجہ سے جاری رہا اسکی تلافی سلطان ملک تپار کی اور سلجوق ریاست کی وہی پرانا وقار اور طاقت واپس کر دی وہ عظیم اور طاقتور سلجوق سلطنت جو مسلمانوں نے کھو دی تھی تقریبا اسکو ملک تپار کی صورت میں ایک عظیم طاقتور اور

روایات کا خیال رکھنے والا سلجوقیوں کا مضبوط آدمی اور کامل شخص کے طور پر پھر سے مل گیا تھا ملک تپار کی صورت میں۔

ملک تپار اپنے بھتیجے ملک شاہ ثانی کو معزول کرکے سلطان بنے-ملک تپار نے 1099 میں اپنی سلطنت کا اعلان کیا لیکن 22 دسمبر 1104 میں بڑے بھائی برقیاروق کی موت نے پریشان کن حالات پیدا کئے کیونکہ برقیاروق کی وفات کے بعد اس نے اپنے چھوٹے بیٹےمیلقہ کے سپرد کی اپنی سلطنت اور اس ناتجربہ کار بیٹے کو تخت کا وارث بتایا مگر ملک تپار نے اپنے بھتیجے کو معوزل کر دیا اور خود فروری 1105 کو ذعظیم سلجوق ریاست کے تخت کا غیر متنازعہ واحد سلطان بن گیا ملک تپار نے 13 سال 7 ماہ تک عظیم سلجوق ریاست پر کامیابی سے حکومت کی اور شروع میں بغداد کے علاقوں پر کنڑول حاصل کیا دوسری طرف احمد سنجر خراسان میں طاقت پکڑ چکے تھے اور عملاً وہاں کے حکمران تھے-آپ کی حکمرانی زیادہ تر اسماعیلیوں کے ساتھ لڑنے میں گزری-آپ نے الموت قلعہ کا بھی محاصرہ کیا تاہم اسے فتح نہ مل سکی-

1118 میں تپار انتقال کرگ ۓ۔اور اپنے بیٹے محمود ثانی کو حکمران بنایا-

سوانح

سلطان محمد تپار کی پیدائش21 جنوری 1082 میں ہوئی تھی۔اس نے بغداد میں سلجوق سلطان کے طور پر اپنے بھتیجے ملک شاہ دوم کی جگہ لی، اور اس طرح نظریاتی طور پر خاندان کا سربراہ تھا، حالانکہ خراسان میں اس کے بھائی احمد سنجر کے پاس زیادہ عملی طاقت تھی۔محمد تپار اول نے غالباً 1107 میں روم کے سلطان کلیج ارسلان اول کے خلاف دریائے خبور کی لڑائی میں حلب کے رضوان کے ساتھ اتحاد کیا، جس میں مؤخر الذکر کو شکست ہوئی۔اپنے سوتیلے بھائی، برقیاروق کے ساتھ باہمی تنازعہ کے بعد، اسے ملک اور آرمینیا اور آذربائیجان کے صوبوں کا خطاب دیا گیا۔اس سے مطمئن نہ ہو کر اس نے دوبارہ بغاوت کر دی، لیکن اسے واپس آرمینیا بھاگنا پڑا۔1104 تک، برقیاروق، بیمار اور جنگ سے تھکا ہوا، محمد تپار کے ساتھ سلطنت کو تقسیم کرنے پر راضی ہوا۔1105 میں برقیاروق کی موت کے بعد محمد واحد سلطان بنا۔1106 میں، محمد تپار نے شاہدز کے اسماعیلی قلعے کو فتح کیا، اور باوندی حکمران شہریار چہارم کو اسماعیلیوں کے خلاف اپنی مہم میں حصہ لینے کا حکم دیا۔شہریار، محمد کے بھیجے گئے پیغام سے بہت

ناراض ہوا، اس نے اسماعیلیوں کے خلاف اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد، محمد نے امیر چاولی کی سربراہی میں ایک فوج بھیجی، جس نے ساری پر قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن شہریار اور اس کے بیٹے کی قیادت میں فوج کے ہاتھوں غیر متوقع طور پر شکست کھا گئی۔ III قرن پھر محمد نے ایک خط بھیجا، جس میں شہریار سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو اصفہان کی سلجوق عدالت میں بھیجے۔اس نے اپنے بیٹے علی اول کو بھیجا، جس نے محمد کو اتنا متاثر کیا کہ اس نے اسے اپنی بیٹی کی شادی کی پیشکش کی، لیکن علی نے انکار کر دیا اور اسے کہا کہ وہ اپنے بھائی کو یہ اعزاز عطا کرے۔قرن سوم III اور باوند خاندان کے وارث، قرن نے پھر اصفہان کے دربار میں جا کر اس سے شادی کر لی۔

1107/1106 میں احمد بن نظام الملک جو کہ مشہور وزیر نظام الملک کا بیٹا تھا، محمد اول کے دربار میں ہمدان کے رئیس (سر) کے خلاف شکایت درج کرنے گیا۔جب احمد عدالت میں پہنچا تو محمد اول نے سعد الملک ابو المحسن ابی کی جگہ اسے اپنا وزیر مقرر کیا جسے حال ہی میں بدعت کے شبہ میں پھانسی دی گئی تھی۔یہ تقرری بنیادی طور پر احمد کے والد کی ساکھ کی

وجہ سے تھی۔اس کے بعد انہیں مختلف القابات دیئے گئے جو ان کے والد کے پاس تھے (قیام الدین، صدر الاسلام اور نظام الملک)۔محمد اول نے اپنے وزیر احمد کے ساتھ بعد میں عراق میں مہم چلائی، جہاں انہوں نے مزید حکمران سیف الدولہ صدقہ ابن منصور کو شکست دی اور قتل کر دیا، جس کا لقب "عربوں کا بادشاہ" تھا۔1109 میں، محمد اول نے احمد اور چاولی سقاوو کو الموت اور اوستاوند کے اسماعیلی قلعوں پر قبضہ کرنے کے لیے بھیجا، لیکن وہ کوئی فیصلہ کن نتیجہ حاصل کرنے میں ناکام رہے اور پیچھے ہٹ گئے۔احمد کو جلد ہی خطیر الملک ابو منصور میبودی نے سیجلق سلطنت کا وزیر بنا دیا تھا۔علی ابن العثیر (ایک مورخ جو تقریباً ایک سو سال بعد زندہ رہا) کے مطابق، احمد پھر بغداد میں اپنی ذاتی زندگی سے ریٹائر ہو گئے، لیکن معاصر سوانح نگار، انوشیروان بن خالد کے مطابق، محمد اول نے احمد کو دس سال قید میں رکھا۔

1107 میں سلطان محمد تپار نے حلب کے امیر رضوان کیساتھ اتحاد کیا اور دریائے فرات حبور کے کنارے اناطولیہ سلجوک سلطان کلیچ ارسلان اول کیساتھ موصل کی جنگ کی اور وہ جنگ میں ہار گیا اور مارا گیا

سلطان محمد تاپر نے اپنے سوتیلے بھائی برقیاروق کیساتھ فوری طور پر ایک سنگین فوجی جدوجہد اور جنگ شروع کی جو سلطان کے طور پر اس وقت تخت پر براجمان تھا

مورخ تاریخ دان حمد اللہ مستوفی کالونی کے تاریخ گوزید کے مطابق مئی 1100(ہجری رجب 493) میں سلطان محمد تپار اپنے بھائی کے خلاف جنگ میں فتح یاب ہوئے تھے لیکن پھر بعد میں 1101 اور 1102 میں شکست ہوئی۔تاہم دونوں فریقین کے درمیان طے پا جانے والے معاہدے کے مطابق سلطان محمد تاپار کو ملک کا خطاب دیا گیا اور اسے ملک شام دیار باقر کا حکمران تسلیم کیا گیا اور اسی طرح عراق آرمینیا موگن جارجیا اور آذربائیجان میں دریائے فرات کے کنارے کے علاقوں میں تپار کی حاکمیت قبول کی گئی۔

خاندان

ملک محمد تپار کی ماں کا نام

Seferiyye Hatun تھا

محمد تپار کی بیویوں میں سے پہلی گوہر خاتون تھیں جو یاقوتی کے بیٹے اسماعیل کی بیٹی تھیں۔

دوسری بیوی قطلغ خاتون تھی۔

تیسری بیوی نستندر جہاں خاتون تھیں۔وہ سلطان غیاث الدین مسعود اور فاطمہ خاتون کی والدہ تھیں۔محمد کی وفات کے بعد عراق کے گورنر مینگوبارس نے ان سے شادی کی۔ان کی بیٹی فاطمہ نے عباسی خلیفہ المقطفی سے 1137 میں شادی کی، اور ستمبر 1147 میں ان کا انتقال ہوگیا۔

واقعات

1104 ء میں سلطان برقیاروق تپ دق میں مبتلا ہوئے اور سخت بیمار ہوئے اور نامناسب حالات کے ہوتے ہوئے تخت کے لئے مسلسل لڑتے لڑتے تھک گئے تھے برقیاروق نے محمد تپار کیساتھ عراق ایران اور عظیم سلجوق ریاست کے مغرب میں مشرقی اناطولیہ میں حکومت کرنے والی زمینوں کے بٹوارے کا فیصلہ کیا اور معاہدہ کیا جب 1104ء میں برقیاروق

کا انتقال ہوا تو اسکے بعد ملک محمد تپار مغرب عظیم سلجوق ریاست کا واحد حکمران بن گیا اور خراسان اور ٹرانسکیپیانا میں سلطان احمد سنجر حکمران تھا

1106 میں جب سلطان محمد تپار نے جب نزاری اسماعیلی گڑھ سہد پر قبضہ کر لیا تو سلطان تپار نے اسماعیلیوں کے خلاف فوجی مہم شروع کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس مہم کی قیادت حکمران چہارم باوندی نے کی جس نے بحیرہ کیپسین کے جنوب طبرستان میں حکومت کی چنانچہ اس نے شہریار کو اپنی فوج کے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی حکمران باوندی نے درخواست کے باوجود شہریار نے قبول نہیں کیا کیونکہ وہ شعیہ ہونے کیساتھ ساتھ نزاری اسماعیلیوں پر حملہ نہیں کرنا چاہتے تھے

اسکے کچھ عرصہ بعد سلطان محمد تپار نے امیر چاولی کی سربراہی میں ایک سلجوقی فوج طبرستان روانہ کی جس کا مقصد باونڈیوں کے اہم مرکز ساری پر قبضہ کرنا تھا لیکن Bavendis-lll کی کمان میں Karin فوج شہریار اور اسکے متوقع بیٹے نے سلجوق فوج کو شکست دی

اسکے بعد سلطان محمد تپار نے شہریار کو خط بھیجا اور اس سے درخواست کی کہ اپنے بیٹے کو جو کہ نوجوان تھا تعلیم کے لئے اصفہان میں عظیم سلجوق ریاست کے مرکزی محل میں بھیجے شہریار چہارم نے اپنے نوجوان بیٹے کو تعلیم کے لئے اصفہان کے محل میں بھیجا علی شہریار کی اعلی صلاحیتوں نے سلطان محمد تپار پر بہت اچھا اثر ڈالا اور سلطان اپنی بیٹی کی شادی علی شہریار سے کرنا چاہتے تھے مگر علی نے یہ بات قبول نہیں کی

1106/1107 میں احمد بن نظام الملک مشہور سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی کا بیٹا ہمدان حاکم سردار کے خلاف شکایت کرنے سلطان محمد تپار کے محل گیا جہاں وہ رہتا تھا اس وقت سعد الملک ابو محسن ابی سلجوق وزیر پر بدعتی ہونے کا الزام لگایا اور اسے پھانسی دے دی گئی ہمدان احمد جو نظام الملک کا بیٹا تھا اپنی اعلی ریاستی انتظامیہ لی وجہ سے اسکی قابلیت کو دیکھتے ہوئے سلطان محمد تپار نے اسکو فورا سلجوق سلطنت کا وزیر مقرر کیا اور جو اعزازی القابات کیو امیدین،صدر الاسلام اور نظام الملک، جو اسکے والد کو دئے گئے تھے نظام الملک کے بیٹے احمد ہمدان کو بھی دئے گئے وزیر کے طور پر احمد بن نظام الملک نے 1109/1107 میں مزیدی حکمران سیفلیڈو

الوو صدقہ بن منصور کے خلاف سلطان محمد تپار کی فوجی مہم میں حصہ لیا جس کی وجہ سے وہ جنگ میں شکست کھا کر مر گیا 1109 میں وزیر احمد بن نظام الملک اور فوجی کمانڈر چاولیٔ سکاو کے کمانڈ میں سلطان محمد تپار نے انہیں قلعہ الموت قاتلوں کے قائم کردہ مرکز اور انکے دوسرے مضبوط قلعے اوستاوند کو فتح کرنے بھیجا اور ساتھ ہی ایک اور فوجی مہم پر بھی بھیجا لیکن انہوں نے یہ قلعے فتح نامے کئے اور واپس ناکام لوٹ گئے

1010 کی دہائی کے اوائل میں جب احمد بن نظام الملک بغداد کی ایک مسجد میں تھے تو ایک قاتل کے قاتلانہ حملہ کا نشانہ بنے لیکن یہ قتل ناکام ہوا اور احمد بن نظام الملک نے اپنی جان بچا لی

احمد بن نظام الملک نے سلطان محمد تپار کے دور میں چار سال خدمات سرانجام دی وزیر کے طور پر اور بعد میں 1010 میں برطرف کر دیا گیا اور اسکی جگہ مورخ علی ابن منصور کو مقرر کیا گیا اور احمد بن نظام الملک واپس بغداد چلے گئے

مورخ انوویران بن حلید کے مطابق سلطان محمد تپار نے اپنے سابق وزیر کو 10 سال تک قید خانے میں رکھا

1118 میں بغداد میں جب سلطان محمد تپار کا انتقال ہوا تو اس نے اپنے چھوٹے بیٹے محمود کو تخت کا وارث بتایا اور اس وقت محمود نے سلجوق ریاست کے مغربی علاقوں پر حکومت کی تاہم اس وقت سلطان احمد سنجر نے خراسان اور ٹرانسکیانا میں ایک طاقتور اور مضبوط حکمران کے طور پر حکومت جاری رکھی

حکمرانی و شخصیت

محمد تپارآخری سلجوق حکمران تھا جسے سلطنت کے مغربی حصے میں مضبوط اختیار حاصل تھا۔وزیر اور مصنف انوشیروان ابن خالد (وفات 1139/1137) کے مطابق، محمد تپارکی وفات کے بعد سلجوقی ریاست کی حالت انتہائی خراب تھی۔"محمد کے دور میں سلطنت متحد اور تمام حسد کے حملوں سے محفوظ تھی لیکن جب یہ اس کے بیٹے محمود کے پاس پہنچی تو انہوں نے اس اتحاد کو توڑ دیا اور اس کی ہم آہنگی کو ختم کردیا۔معاصر

مورخین نے محمد کو بنیادی طور پر مثبت روشنی میں پیش کیا ہے۔مؤرخ عماد الدین اصفہانی (وفات 1201) کے مطابق، محمد تپار "سلجوقی خاندان کا کامل آدمی اور ان کا سب سے مضبوط سوار تھا۔

علماء کرام کا احترام کرنے والا

سلطان محمد تپار نے شروع سے صلیبیوں اور بزنطینیوں کے خلاف اپنی جہادی مہم جاری رکھی اور اس رویہ اور جہاد سے سنی اسلامی دنیا کے دل جیت لئے اور تعریف کے مستحق ٹھہرے اسکے علاوہ سلطان محمد تپار کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ وہ علماء کرام کا بہت احترام کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ اس دور کے مشہور اسلامی سکالر السلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی 1111 نے اپنی تصنیف نصیحت الملوک کو سلطان محمد تپار کے نام وقف کی ہم یہ بھی جانتے ہے کہ مشہور مفسر زمخشری اور اسلامی مورخین نے مختلف مواقع پر انکی تعریف کی ہے

کچھ مورخین جو سلطان محمد تپار کی تعریف کرتے ہے وہ تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور ہندوستان میں غزنی کے سلطان محمود کی فتوحات بھی سلطان محمد تپار سے منسوب کرتے ہیں۔

1118 میں تپار انتقال کرگ ۓ۔اور اپنے بیٹے محمود ثانی کو حکمران بنایا

محمد اول کا انتقال 1118 میں ہوا اور اس کا جانشین محمود دوم نے سنبھالا، حالانکہ محمد اول کی موت کے بعد سنجار واضح طور پر سلجوقی ریاستوں میں سب سے بڑی طاقت تھا۔-

تاہم تپار کے بعد سلطان احمد سنجر سلطنت میں واحد طاقتور بادشاہ تھا جس کا حکم ہر طرف چلتا رہا-یعنی خراسان اور کچھ علاقوں کو ملاکر سنجار 1118 میں سلجوق حکمران بن گ ۓ۔

سلطان محمد تپار سلجوقی

محمد تاپر ابو شجاع غیاث الدنیا والدین محمد بن مالک شاہ جسے محمد اول تاپار (محمد اول تپار) کے نام سے جانا جاتا ہے، 1105 سے 1118 تک سلجوقی سلطنت کا سلطان تھا

-